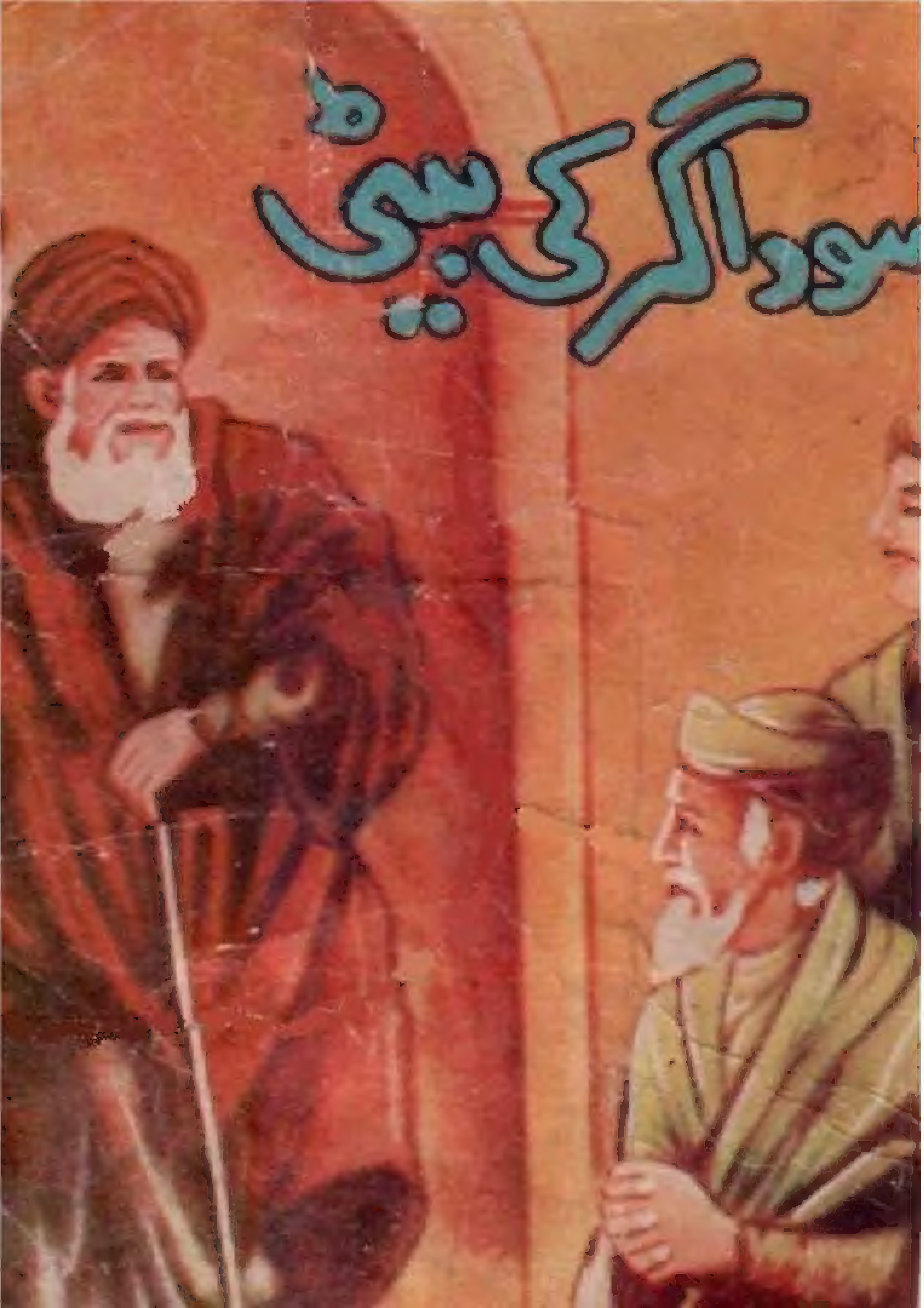
سوداگر کی بیٹی

بچوں کے لیے ایک مزیدار کہانی

سوداگر کی بیٹی

مختار احمد

علیم سنز پبلشرز

اسلامیہ کالونی، شام نگر، چوبرجی، لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

(ترمیم شدہ ایڈیشن)

ناشر: وسیم قریشی

طابع: اکیڈمک پریس، کبیر سٹریٹ، لاہور

تعداد: دو ہزار

قیمت: پچاس پیسے

وہ آدمی بے حد پریشان نظر آرہا تھا۔ قاضی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "تمہیں کیا پریشانی ہے؟"
اس آدمی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "جناب میں شہر کا مشہور سوداگر وحید الحسن ہوں"۔

قاضی نے چونک کر اسے دیکھا۔ اس کے کپڑے بے حد معمولی تھے، اور ان میں جگہ جگہ پیوند بھی لگے ہوئے تھے۔ قاضی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ اپنے تخت پر سنبھل کر بیٹھتے ہوئے بولا۔ "اب میں تمہیں پاگل کہوں یا دیوانہ۔ حالانکہ میں نے اس رئیس سوداگر وحید الحسن کو آج تک نہیں دیکھا مگر اس کی امارت کے قصے ضرور سن رکھے ہیں، ایسے کپڑے تو اس کے غلام تک بھی ہاتھ لگانا پسند نہیں کرتے جو تم نے پہنے ہوئے ہیں"۔

پھر قاضی نے وہاں پر موجود لوگوں سے سوال کیا۔ "کیوں بھئی کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کی گواہی دے سکتا ہے کہ یہ شخص وحید الحسن ہے؟"۔ ایک آدمی اٹھ کر بولا۔ "قاضی صاحب اس کی شکل تو وحید الحسن سے بیحد ملتی جلتی ہے مگر حلیہ اس جیسا نہیں ہے، میں وحید الحسن کو بہت قریب سے جانتا ہوں"۔

اس خستہ حال شخص نے ایک ٹھنڈی آہ بھر کر کہا۔ "قاضی صاحب میرے ساتھ بہت بڑا دھوکہ ہوا ہے۔ میں آپ کے پاس انصاف مانگنے کے لیے حاضر ہوا ہوں، مگر یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے آپ کو میری باتوں پر یقین نہیں آرہا ہے۔ اگر آپ ہی میری نہ سنیں گے تو پھر میں اپنی داد فریاد لے کر کس کے پاس جاؤں؟"۔

قاضی سنجیدہ ہو کر بولا۔ "اچھا تم اپنی کہانی سناؤ۔ تمھارے ساتھ انصاف کیا جائے گا"۔

اس آدمی نے کہا۔ "جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ میں ایک سوداگر ہوں اور مجھے شکار کا بے حد شوق ہے۔ یہ کل کی بات ہے، میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر جنگل شکار کھیلنے کی غرض سے گیا۔ میری بد قسمتی یہیں سے شروع ہوتی ہے۔ ایک ہرن کے پیچھے میں جنگل میں دور تک نکل گیا۔ اس ہرن کو تو خیر میں نے شکار کر لیا، مگر اپنا راستہ بھول گیا۔ بھٹکتا بھٹکتا میں ایک جھونپڑی تک پہنچ گیا جو جنگل ہی میں بنی ہوئی تھی۔ وہاں میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو شکل و صورت اور قدو قامت میں ہو بہو مجھ جیسا تھا۔ میں اپنے ہمشکل سے مل کر بہت خوش ہوا۔ مگر مجھے کیا پتہ تھا کہ وہ بعد میں مجھے دھوکہ

دے گا۔ اس شخص نے میرے لیے کھانے پینے کا بندوبست کیا اور پھر مجھ سے میرے بارے میں باتیں پوچھنے لگا، جو کہ میں نے سچ سچ بتادیں۔ ہم لوگ بہت دیر تک باتوں میں مصروف رہے۔ رات زیادہ ہوگئی تو اس شخص نے مجھے شربت کا ایک گلاس دیا۔ گلاس میں موجود شربت سرخ رنگ کا تھا اور اس میں سے بھینی بھینی خوشبو اٹھ رہی تھی۔ میں نے اس کا شکریہ ادا کر کے شربت کا گلاس منہ سے لگالیا، ابھی میں نے آدھا شربت ہی پیا تھا کہ میرا سر چکرانے لگا اور میں زمین پر گر پڑا۔ پھر مجھے کوئی ہوش نہیں رہا۔ اگلے روز میری آنکھ کھلی تو میں جھونپڑی میں اکیلا تھا، اور یہ شخص وہاں سے غائب تھا۔ میرے جسم پر میرے کپڑے بھی نہیں تھے، بلکہ میں ان پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس تھا۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے۔ خیر میں جھونپڑی سے نکلا اور بڑی مشکلوں سے راستہ تلاش کرتا کرتا اپنے گھر تک پہنچ گیا۔ مگر اس وقت میرے صدمے کی کوئی انتہا نہیں رہی جب میرے ملازموں نے بھی مجھے پہچاننے سے انکار کر دیا اور مجھے دھکے دے کر وہاں سے بھگانے کی کوشش کی۔ میں ان کو یقین دلانے کی کوشش کرتا رہا مگر ان میں سے ایک ملازم نے مجھے زور کا دھکا دیتے ہوئے کہا کہ وحید الحسن تو گھر میں اپنی بیٹی کے ساتھ موجود ہے، تم دھوکے باز ہو یہاں سے چلے جاؤ ورنہ ہم ابھی سپاہیوں کو بلا کر تمہیں جیل بھجوا دیں گے۔ عین اسی وقت میرے گھر کی ایک کھڑکی کھلی اور میں نے دیکھا کہ یہ مکار شخص میری بیٹی کے ساتھ مجھے دیکھ کر ہنس رہا ہے۔ پھر اس کے کہنے پر میرے ہی ملازموں نے مجھ پر تھپڑوں اور لاتوں کی بارش کر دی اور مجبوراً مجھے وہاں سے بھاگنا پڑ گیا۔ اب میں اپنی فریاد لے کر آپ کے پاس آیا ہوں اور انصاف کا طلب گار ہوں"۔ یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گیا۔

قاضی صاحب نے اسی وقت حکم دیا کہ اس شخص کو بھی عدالت میں حاضر کیا جائے جو اس خستہ حال شخص کے بیان کے مطابق وحید الحسن بن گیا ہے۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہ شخص عدالت میں حاضر ہو گیا۔ اس کے ساتھ ایک نوجوان اور خوب صورت لڑکی بھی تھی۔ اس نے حاضر ہوتے ہی کہا۔ "جناب میں وحید الحسن سوداگر ہوں اور یہ میری بیٹی رخسانہ ہے"۔

قاضی نے اس خستہ حال شخص کی جو خود کو وحید الحسن کہتا تھا، پوری داستان دوہرا دی جسے سن کر وحید الحسن بولا۔ "حضور میں نے تو اس شخص کو زندگی میں پہلی مرتبہ دیکھا ہے، اس کی شکل حیرت انگیز طور پر مجھ سے مشابہت رکھتی ہے، مگر یہ شخص انتہائی چالاک لگتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے"۔

ان دونوں کی باتیں سن کر قاضی سخت الجھن میں مبتلا ہو گیا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ان میں سچا کون ہے اور جھوٹا کون۔ اس نے رخسانہ کی طرف دیکھا تو اسے محسوس ہوا کہ وہ ایک ذہین لڑکی ہے۔ اس نے رخسانہ کو مخاطب کر کے کہا۔ "بیٹی، تم نے پوری داستان سن لی ہے، تم کیا کہتی ہو، ان دونوں میں سے تمہارا باپ کون ہے؟"

خستہ حال شخص کی آنکھوں میں ایک چمک سی ابھری وہ پر امید نظروں سے رخسانہ کا چہرہ دیکھنے لگا۔ عدالت میں تمام موجود لوگوں کی نظریں سوداگر وحید الحسن کی بیٹی رخسانہ پر لگی ہوئی تھیں۔

قاضی کا سوال سن کر رخسانہ کچھ دیر تک چپ رہی پھر اس نے قاضی سے کہا۔ "جناب قاضی صاحب۔۔یہ پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس شخص میرا باپ نہیں ہے۔ میرے ابا جان تو یہ ہیں"۔ یہ کہہ کر رخسانہ نے بیش قیمت کپڑے پہنے ہوئے شخص کی گردن میں بانہیں ڈال دیں جو رخسانہ کی بات سن کر مسکرانے لگا تھا۔

رخسانہ کے فیصلے کو سنکر خستہ حال شخص کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔

قاضی نے کہا۔ "لڑکی کیا تم اس سلسلے میں کوئی ثبوت مہیا کر سکتی ہو کہ یہ ہی تمھارے ابا جان ہیں؟"۔

"جی ہاں۔۔میرا ثبوت ایسا ہو گا کہ اس سے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائیگا۔ آج سے تقریباً پانچ برس پہلے کی بات ہے، میرے ابا جان کے ایک دشمن نے ان کے سامنے قسم کھائی تھی کہ وہ تلوار سے انکی گردن اڑا دے گا۔ ظاہر ہے اس کی بات نے میرے ابا جان کو بے حد پریشان کر دیا تھا، کیوں ابا جان آپ پریشان ہو گئے تھے نا؟"۔ رخسانہ نے پوچھا۔

اس کے باپ نے بڑے زور سے اثبات میں گردن ہلا دی۔

رخسانہ نے پھر اپنی بات شروع کی۔ "اپنے دشمن کی بات سے ابا جان بہت پریشان رہنے لگے۔ ان کا کھانا پینا بھی چھوٹ گیا اور کاروبار بھی بری طرح متاثر ہونے لگا۔ انہی دنوں میری ایک پری سے دوستی ہو گئی تھی، جب میں نے اس کو اپنی کہانی سنائی تو اس نے وعدہ کیا کہ وہ میرے ابا کی پریشانی دور کر دے گی۔ اس نے میرے ابا کی گردن پر اپنی جادو کی چھڑی لگائی اور بتایا کہ دنیا کی تیز سے تیز دھار والی تلوار بھی ان کی گردن کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ بہر حال ان کا دشمن تو ایک روز آسمانی بجلی گرنے سے جان بحق ہو گیا مگر اب میں ثبوت کے لیے یہ ہی بات آپ کے سامنے پیش کر رہی ہوں۔ آپ جلاد کو بلوایئے اور میرے ابا کی گردن پر تلوار چلوایئے، ان کی گردن نہیں کٹے گی"۔

بیش قیمت کپڑوں میں ملبوس شخص کا چہرہ سیاہ پڑ گیا تھا۔ قاضی نے فوراً جلاد کو بلوانے کا حکم دے دیا۔

رخسانہ دھیرے دھیرے مسکرانے لگی۔ پھر خستہ شخص سے مخاطب ہو کر بولی۔ "اب تمہیں اپنے جھوٹ کی سزا مل جائے گی۔ تم میرے ابا کی جگہ حاصل کرنا چاہتے تھے نا"۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ سیاہ فام جلاد ہاتھ میں چمکدار تلوار لیے اندر داخل ہوا، قاضی نے اسے حکم دیا کہ وحید الحسن کی گردن پر پوری قوت سے وار کرے۔

مگر ابھی جلاد نے تلوار فضا میں بلند کی ہی تھی کہ وحید الحسن قاضی کے قدموں پر گر پڑا اور روتے ہوئے بولا۔ "جلاد کو روکیے ورنہ میری گردن کٹ جائے گی، میں وحید الحسن سوداگر نہیں ہوں۔ وحید الحسن یہ ہی آدمی ہے"۔

قاضی نے سپاہیوں کو نقلی وحید الحسن کو گرفتار کرنے کا حکم دے دیا۔ رخسانہ دوڑ کر اس خستہ حال شخص کے سینے سے لگ گئی۔

پھر اس نے قاضی کو بتایا کہ وہ بھی یہ فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی کہ اس کا باپ کونسا ہے، اس لیے اس نے ایک کہانی گھڑ لی تھی۔

قاضی نے رخسانہ کی عقلمندی کے اعتراف کے طور پر اسے اپنی طرف سے پانچ سو اشرفیاں انعام میں دیں۔ اس کی ذہانت کی وجہ سے ایک الجھا ہوا مقدمہ منٹوں میں حل ہو گیا تھا۔

اسی روز پورے شہر میں اس عجیب و غریب مقدمے کی تفصیل پھیل گئی۔ وحید الحسن سوداگر واپس اپنے گھر پہنچ چکا تھا اور اس بات پر پھولا نہیں سما رہا تھا کہ خدا نے اسے رخسانہ جیسی ذہین بیٹی عطا فرمائی ہے۔

ختم شد

ہمارے ایجنٹ:

کراچی بک ڈپو، اردو بازار، کراچی

شعاعِ ادب، چوک لوہاری گیٹ، لاہور

شمع بک ایجنسی، راولپنڈی

ڈیسنٹ بک ڈپو، اردو بازار لاہور

علیم ایجنسیز پبلشرز کی

بچوں کے دلچسپ و مزیدار کتابیں

بہادر شہزادہ 1.00

جنگل پری کا جادو 1.00

ننھی شہزادی 1.00

آدم خور 1.00

خوفناک شہزادہ 1.00

پری کا تحفہ 1.00

ریگستان کا چور 1.00

پراسرار حویلی 1.00

شیر و بکری 1.00

نیلم کا محل 1.00

شاہ ... 1.00

دو پری 1.00

بچہ ... 1.50

مینا پری 1.00

موت کا ...

عمران سیریز

علیم ایجنسیز پبلشرز
اسلامیہ کالونی ... لاہور